حضرت سلطان العارفین

شیخ حمزہ مخدوم کشمیریؒ

ڈاکٹر سیدہ رقیہ لیکچرار فارسی

شیخ حمزہ مخدوم کشمیریؒ کا تعلق یہاں کے مقتدر اور بارسوخ خاندان رینہ سے تھا مولفِ بہارستان شاہی نے آپ کا نسب نامہ یوں دیا ہے :

"ملچندر، سوسوم چندر، کہکہ چندر، سنگرام چندر، رام چندر، راون چندر، کوٹہ رانی،

دولت رینہ، ابدال رینہ، جہانگیر رینہ، زیتی رینہ، احمد رینہ، عثمان رینہ، حمزہ رینہ۔"

آپ کے اسلاف میں سب سے پہلے رام چندر کے بیٹے راون چندر حضرت بلبل شاہ کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوئے اور اسوقت کے پہلے مسلمان بادشاہ سلطان صدرالدین ع۱ نے جو

ع۱ سلطان صدرالدین نے راون چندر کی بہن اور رامچندر کی بیٹی کوٹہ رانی کو اپنے نکاح میں لایا تھا۔ رینچن بلبل شاہ کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوا اور اسکے ساتھ درباری ارکین بھی مشرف بہ اسلام ہوئے جن میں راون چندر بھی شامل تھا۔

Scanned with CamScanner

اسلام لانے سے پہلے بود نام رگیا بولہا چن رینچن سے جانا جاتا تھا نے آپ کو رینہ کا خطاب دیا تھا۔ اس زمانہ میں رینہ مدارالمہام کو کہتے تھے چنانچہ رینہ کا خطاب پانے کے بعد یہ خاندان رینہ نام سے ہی مشہور ہوگیا۔ رانچندر کے بعد اسکی اولاد سلاطین کشمیر کے عہد میں مدارالمہامی اور عہدہ وزارت پر فائز ہوتے رہے۔ سلطان زین العابدین بڈشاہ کے عہد میں ہلمت رینہ ایک نامور سپہ سالار تھا اور اسکا بھائی احمد رینہ مدارالمہام تھا۔ احمد رینہ کا بیٹا جہانگیر رینہ حسن شاہ کے عہد حکومت میں ارباب اقتدار میں سے تھا۔ اسکا بیٹا زیتی رینہ اپنی پشتنی جاگیر موضع تجر میں جاکر سکونت پذیر ہوا اس کا بیٹا عثمان رینہ تھا جو ایک صوفی، منشی، فاضل کامل اور صاحب حال وقال شخص تھا۔ حضرت شیخ حمزہ کشمیریؒ اسی کے فرزند تھے۔ آپ کے اسلاف نے اگرچہ یہاں کے شاہی درباروں میں اقتدار پانے سے اپنا نام پیدا کیا۔ لیکن شیخ حمزہ مخدوم کشمیریؒ نے شاہی دربار سے کنارہ کش ہوکر اپنے روحانی کمالات سے ابدی نام حاصل کیا۔

شیخ حمزہ مخدومؒ شہمیری دور کے اواخر یعنی ۹۰۰ھ میں علاقہ زینہ گیر موضع تجر میں پیدا ہوئے۔ "خاصِ دہر" آپ کی تاریخ ولادت باسعادت ہے بابا داؤد خاکیؒ جو آپکے مرید خاص تھے اور دیگر مصنفین کے مطابق آپ مادر زاد ولی تھے۔ ع۱ چنانچہ پیدائش کے دن سے ہی آپ پر عنایاتِ ربانی کا سایہ تھا۔ اس ضمن میں ایک مولف کا بیان یوں ہے کہ" آپ کی ولادت کے چند ہی دنوں بعد ایک بزرگ اور عارف کامل نے خواب دیکھا کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام اور بزرگان دین کی ایک محفل منعقد کی تھی جس میں آپؐ ایک نوزائدہ بچے کو بڑی شفقت وعنایت سے پیار کرتے اور اسکی پیشانی کو بوسہ دیتے تھے اور اس بچے کی صحت وسلامتی اور خیر وبرکت کی دعا فرماتے تھے۔ اس مرد عارف نے آپؐ کے نزدیک جاکر التماس کی کہ " یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نوزائیدہ بچہ کس کا ہے؟"

ع۱ ہدایت المخلصین ورق ۱۳۲ الف وب لہ ۱۴۳ الف۔ چلچلتہ العارفین ورق ۹ الف نیز ملاحظہ ہو تذکرۃ المرشد اور رسالہ سلطانیہ۔

آپؒ نے فرمایا کہ "یہ اگرچہ عثمان رینہ کا بیٹا ہے مگر معنوی لحاظ سے ہمارا فرزند ہے"۔ ع۱

بعض مصنفین نے آپکی شیرخوارگی کے ایام سے تعلق رکھنے والا یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک بار آپکی والدہ محترمہ بی بی مریم کے دودھ میں کمی واقع ہوئی تھی اسلئے قریبی گاؤں سے ایک دودھ پلانے والی عورت بلائی گئی مگر آپ نے کئی دنوں تک اسکا دودھ نہیں پیا سب حیران و پریشان ہوئے کہ آپ دودھ پیئے بغیر زندہ کیسے رہینگے۔ لیکن اسکے باوجود بھی آپکی صحت و توانائی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ یہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر چار ماہ کی لڑکی کو گھر پر چھوڑ کر آگئی تھی۔ ع۲ بہرحال آپکے سوانح نگار مولفوں نے ایسے کئی واقعات درج کئے ہیں جن سے آپکا مادر زاد ولی ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔

مقامی تاریخوں میں درج ہے کہ آپکو بچپن سے ہی نیکوکار لوگوں اور درویشوں سے میل جول کی رغبت تھی اور ہمیشہ سچ بولا کرتے تھے۔ ع۳ ابتداء میں آپ نے حسب روایات اپنے گاؤں کے ہی ایک مدرسہ میں داخلہ لیا۔ یہاں پر قرآن شریف کی تعلیم دی جاتی تھی ایک دن راستے میں بچوں کے کھیل کود میں مصروف ہوئے۔ اچانک ادھر سے آپ کے والد بزرگوار عثمان رینہ کا گزر ہوا اور آپ کو کھیل کود میں مصروف دیکھا۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آپ مدرسہ نہیں گئے تھے تو اس پر اسقدر خفا ہوئے اور اسقدر تنبیہ کی کہ آپ بیمار ہو گئے۔ بیماری کے ایام میں ہی آپ نے اپنے دل میں مکمل عزم و ارادہ کیا کہ صحت یاب ہوتے ہی شہر جاکر علم حاصل کرونگا۔

ع۱ ملاحظہ ہو "سلطانی" ص ۳

ع۲ چلچلۃ العارفین ورق ۲۸ب ۲۹ الف۔ سلطانی ص ۴۔ باغ سلیمان ورق ۵۹ الف

ع۳ اسرار الاخیار ص ۱۶۱۔ تاریخ کبیر ص ۱۷۹

Scanned with CamScanner

چنانچہ صحت یاب ہوتے ہی آپ اپنے دادا کے ہمراہ سرینگر چلے آئے۔ ع۱ اور اپنے پیر طریقیت بابا اسماعیل اور ان کے بیٹے بابا فتح اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بابا اسماعیل نے بڑی مسرت کا اظہار کیا اور فرمایا" این فرزند سعادت مند مقتدائے روزگار گردد۔" ع۲

انکی خدمت میں آپ نے ایک سال تک قرآن شریف کی تعلیم کو ختم کر لیا۔ ع۳ بابا فتح اللہ خانقاہ کوہ ماران کی اعلی درسگاہ میں ایک بلند پایہ عالم و مدرس تھے قرآن شریف کی تعلیم تک پہنچانے کے بعد آپ بابا فتح اللہ کی اجازت سے مدرسہ شمسی چک میں علم دین حاصل کرنے کیلئے داخل ہوئے اور یہاں پر آپ نے فقہ، حدیث، تفسیر، منطق، فلسفہ، اخلاق و آداب اوراد و اذکار اور تصوف کے علوم میں عبور کامل حاصل کیا۔ ع۴ اسطرح آپ کو عربی فارسی میں کافی دستگاہ پیدا ہوئی۔ مولف تحفہ محبوبی کا بیان ہے کہ آپ نے علوم دین حاصل کرنے کیلئے اخوند ملا لطیف اللہ کے سامنے زانوی شاگردی تہہ کیا۔ ع۵

مدرسہ شمسی چک کی خانقاہ میں ہی آپ عبادات و ریاضات میں منہمک ہو گئے لیکن خرد سالگی کے باعث ڈر جانے کی وجہ سے آپ کو الگ کمرہ نہیں دیا گیا بلکہ ایک درویش سیرت

ع۱ خزینتہ الاصفیا ص ۸۶۔ باغ سلیمان ورق ۱۵۴ الف۔ اسرار الاخیار ص ۱۶۱، مولف واقعات کشمیر (ص ۱۰۴) کا قول ہے کہ آپ کو سرینگر آکر اپنی ذاتی صلاحیت فطری عظمت اور راست بازی کی وجہ سے صغر سنی سے ہی خدا پرستی، سلوک و تصوف اور اسرار و معانی کی طرف رغبت و کشش تھی۔ نیز ملاحظہ ہو تذکرۃ المرشد ورق ۳۶ ب۔

ع۲ تحفۂ محبوبی ص ۲۲

ع۳ اسرار الاخیار ص ۱۶۱۔ تاریخ کبیر ص ۱۴۹۔ تحفۂ محبوبی ص ۲۳

ع۴ تاریخ کبیر ص ۱۴۹۔ باغ سلیمانی ورق ۱۵۴ ب۔ اسرار الاخیار ص ۱۶۲
دی کشمیری مسلمان ص ۱۴۰

ع۵ تحفۂ محبوبی ص ۲۳

Scanned with CamScanner

آدمی کے ساتھ ایک کمرہ میں رہے یہ صاحب آدھی رات کو اُٹھکر نماز تہجد کے بعد سورہ کہف بہ آواز بلند پڑھا کرتا تھا اور آپ بھی اسی وقت اُٹھکر غسل اور وضو کر کے بیدار رہ کر اس کی تلاوت سنتے تھے۔ کچھ ہی دن بعد آپ نے بھی یہ سورہ شریف از بر کر لیا۔ ع۱ اور اس صاحب کو سُنایا وہ درویش سیرت آدمی حیران رہ گیا اور کہا کہ وہ کئی سال سے یہ سورہ پڑھ رہا ہے لیکن زبانی یاد نہیں کر سکا ہے۔ اس پر اس نے حضرت مخدوم شیخ حمزہؒ کو شاباشی دی اور آپ کے ہاتھ چومے چنانچہ یہ واقعہ خود حضرت مخدومؒ کی زبان سے سنایا گیا ایک واقعہ ہے بعد فرماتے ہیں کہ " این بیداری شب ازان وقت عادت من بود۔" ع۲

غرض کم عمری سے ہی آپ ریاضت وعبادت کے وسیع میدان میں شہسواری کرنے لگے آپ دن رات اوراد و وظائف، عبادات و ریاضات (جن کی اجازت صلحای وقت سے حاصل کی تھی) میں گذارتے تھے۔ قرآن مجید کو بھی روزانہ پڑھتے تھے آپ نے آپ نے خانقاہِ شمسی چک کے پیشوا مولانا درویش سے قرآن مجید کی پوری تکمیل کی اور علم قرأت حافظ عربی سے سیکھا اب آپکے دل میں ہمیشہ ایک مرشد کی آرزو رہتی تھی خداوند تعالیٰ نے اپنی خاص عنایت سے آپ کی تربیت عالم غیب سے یا تو انبیاء و اولیاء کی روحوں کی وساطت سے یا غیبی الہاموں سے اور یا ہاتفی کی زبان سے کی۔ مورخ واقعات کشمیر یوں رقمطراز ہے:

" اکثر تربیت از غیب در خواب ومعاملہ می یافت میتوان گفت کہ اویسی بود۔" ع۳

گویا معرفت کا علم ان کے حق میں علم لدنی تھا جب کبھی سلوک کے کاموں میں آپ سے

ع۱ دستور السالکین ورق ۷۷، ب۔ نیز ملاحظہ ہو اسرار الابرار ص ۱۹۷۔ تحفہ محبوبی ص ۲۷۔ اسرار الاخیار ص ۱۶۲

ع۲ دستور السالکین ورق ۸۷، ب

ع۳ واقعات کشمیر ص ۱۰۳

Scanned with CamScanner

کوئی سُستی، کاہلی یا غفلت سرزد ہوجاتی تو عالم غیب سے آپکو ڈانٹا جاتا تھا اور غفلت اور کاہلی سے باز رکھا جاتا تھا۔ ع۱ اور جب کبھی تہجد کے وقت نیند کا غلبہ ہوتا تو آپکے کمرے کے دروازے کو کھٹکھٹایا جاتا اور غیبی آواز "اٹھو وقت ہوگیا" سے آپ چونک پڑتے اور جاگ اٹھتے تھے۔ ع۲ غفلت کے بارے میں عالم غیب سے آپ کو تنبیہ کی جاتی تھی۔ اسکی بہت سی مثالیں ملتی ہیں اسطرح ابتدائی زمانہ سے ہی عالم غیب کی تربیت آپکے شامل حال رہی اور آپ وقتاً فوقتاً خضر علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ و اولیاء کرام کی غیبی ملاقاتوں سے مشرف ہوجاتے تھے۔ ع۳ اور ان کے مواعظ سے مستفید ہوتے تھے۔

عالم غیب سے روحانی و باطنی تربیت پانے کے باوجود بھی آپ کے دل میں رہنمائے کامل اور مرشد خاص کی رہنمائی کی آرزو تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ آرزو بھی پوری فرمائی انہیں دنوں حضرت سید جمال الدین بخاریؒ اس وادی جنت بے نظیر میں تشریف فرما ہوئے حضرت مخدومؒ غیبی فرمان کے تحت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ع۴ سید جمال الدین بخاریؒ نے آپ کو اپنی تربیت اور فرزندی میں قبول کیا اور آپ ان کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ مرشد موصوف نے آپ کو ذکر ضرب سلطان الذکر وغیرہ کی تلقین فرمائی اور چھ مہینے تک آپ کی تربیت کرتے رہے اسکے بعد وہ خلافت نامہ عطا کیا جو بڑے

ع۱ دستور السالکین ورق ۷۸ ب۔ اسرار الاخیار ص ۱۶۲۔ اسرار الابرار ص ۱۹۵

ع۲ ایضاً ۷۹ الف۔ ایضاً ۱۶۳۔ ایضاً

ع۳ آپکے صاحب تصانیف خلفاء نے اپنی تالیفات میں اکثر و بیشتر ان ملاقاتوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو تاریخ کبیر ص ۱۴۹۔ ۵۱

ع۴ اسرار الاخیار ص ۱۶۵۔ تاریخ اعظمی ص ۱۰۴۔ اسرار الابرار ص ۱۹۷، خوارق السالکین ورق ۱۶۳ ب تاریخ کبیر ص ۱۵۱۔ خزینۃ الاصفیا ص ۱۸۶

Scanned with CamScanner

بزرگ مشایخوں سے انکے پاس پہنچا تھا اور یہ اجازت بھی دیدی کہ جب کوئی راہ سلوک کا حقیقی طالب آپ کے پاس رہبری کیلئے آئے تو آپ اسکی رہنمائی کرینگے اور یہ خلافت نامہ بھی اسکو عطا کرینگے۔ ع۱ اور یہ خلافت نامہ آپ نے اپنے مرید صادق حضرت بابا داود خاکیؒ کو عنایت فرمایا۔ ع۲

بہرحال حضرت شیخ حمزہ کشمیریؒ مادر زاد ولی تھے اور بچپن سے ہی ربانی فیوض و برکات کا مجسمہ بھی تھے۔ روحانیت میں ترقی کرتے کرتے آپ ابدالیت کے رتبے تک پہنچ گئے تھے۔ آپ کے کشف و کرامات، حالات و واقعات اور روحانی کمالات کا مکمل تذکرہ کرنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ آپ کے خلفاء نے اس بارے میں کئی کتابیں تالیف کی ہیں جن کا تذکرہ آگے آئیگا۔

سیر و سیاحت:- اس میں شک نہیں کہ شیخ حمزہ مخدوم کشمیریؒ نے کشمیر سے باہر قدم نہیں رکھا۔ اتنا ضرور ہے کہ آپ نے اپنے مرشد بزرگوار سید جمال الدین بخاریؒ کے کشمیر سے کوچ کرنے کے وقت انہیں اپنے ساتھ لیجانے پر سخت اصرار کیا تھا لیکن مرشد بزرگوار کے یہ فرمانے پر کہ آپ تو کشمیر میں بیٹھ کر ہی عالم ملکوت اور لاہوت کی سیر کرینگے آپ اپنے وطن میں ٹھہرنے پر رضامند ہو گئے۔ ع۳ اگرچہ حضرت مخدوم کشمیریؒ ظاہری طور پر رسومات حج ادا کرنے کیلئے نہیں گئے لیکن کئی حاجیوں نے آپ کو رسوم حج ادا کرتے ہوئے کعبہ کا طواف کرتے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اس طرح سے آپ باطنی طور پر حج بیت اللہ کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے تھے آپ کو طے زماں میں کمال حاصل تھا خود فرماتے ہیں کہ ایک بار آپ نے ایسا محسوس کیا تھا کہ گویا آپ کسی

ع۱ اسرار الاخیار ص ۱۶۵۔ تاریخ اعظمی ص ۱۰۷

ع۲ اسرار الاخیار ص ۱۹۸۔ تاریخ کبیر ص ۱۵۱

ع۳ دستور السالکین ورق ۸۹ الف۔ نیز ملاحظہ ہو اسرار الابرار ص ۱۹۸۔ اسرار الاخیار ص ۱۶۵

Scanned with CamScanner

دوسرے ملک میں رہیں اور ایک سال وہاں گذار کر حج بیت اللہ کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے اسکے ایک سال بعد آپ اپنے وطن لوٹے ان دو برسوں میں روزہ، نماز، اور اوراد وظائف اور ذکر و اذکار آپ کا حسب معمول مشغلہ رہا تھا اور جب آپ اس حال سے واپس آئے تو دنیا کے وقت کے مطابق ایک پورا گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا۔ ع۱

غرض آپ نے راہ سلوک اور تصوف میں واقعی بڑا کمال حاصل کیا۔ حضرت موصوف چک دور کی ایک درخشندہ اور تابناک روحانی شخصیت ہیں۔ آپ کے فیض و برکت سے یہاں کے بے شمار لوگوں کو روحانی تربیت اور قلبی سکون کی سعادت حاصل ہوئی آپ کے کمالات کو کوئی کہاں تک بیان کرے۔ البتہ آپ کے خلفاء نے آپ نے آپ کا جو ذکر اپنی تصنیفات میں کیا ہے وہ فارسی نثر کی خدمت کے ساتھ ساتھ ایک بڑی دینی خدمت بھی ہے۔

وفات:۔ حضرت شیخ حمزہ مخدومؒ نے چوبیس ماہ صفر ۹۸۴ ہجری کو انتقال فرمایا۔ کوہ ماران جو ہاری پربت کے نام سے بھی معروف ہے کے جنوبی گوشے میں آپ کا روضۂ مبارک ہے اس جگہ پر آپ وفات پانے سے پہلے خلوت گزین ہوکر عبادت الٰہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔ تاریخ وفات آپ کے خلیفۂ خاص حضرت بابا داودؒ خاکیؒ نے یوں لکھی ہے:

ع۱ دستور السالکین ورق ۹۷ ب۔ تاریخ اعظمی ص ۱۰۵۔ اسرار الاخیار ص ۱۷۱۔ خزینۃ الاصفیا ص ۸۷ یہاں پر اس بات کا تذکرہ کرنا ضروری ہے کہ شیخ حمزہ مخدومؒ کے ایک اور خلیفہ بابا حیدر تیلہ مولی نے حضرت مخدوم کے تاریخ وصال کو یوں دیا ہے" روز پنجشنبہ از بیست و پنجم شہر صفر المظفر نہصد و ہشتاد و چہار از ہجرت بود کہ آنحضرت باطلاق پیوستہ اند۔ اس طرح سے یہ تاریخ ۲۵ ماہ صفر ۹۸۴ ہجری کے برابر آتی ہے لیکن ایک اور معاصر مصنف یعنی موئف چلچلۃ العارفین نے دستور السالکین کی ہی تاریخ یعنی ۲۴ ماہ صفر سے اتفاق کیا ہے۔

شیخ حمزہ مرشد والا گہر　　فوت شد در بیست و چہارم از صفر
رفت اکمل یافت فضل کردگار　　عاقبت در نہصد و ہفتاد و چہار
عقل گفت ۲ از موت مرشد آہ می باید کشید ۲
پی تاریخ سال وصل مخدوم ۲　　مناسب یافتیم ۲ مخدوم مرحوم ۲ ع۱

آپ کی وفات کے زمانے میں چک دور کا تیسرا فرمانروا علی شاہ چک کشمیر کا بادشاہ تھا۔ آپ کے جنازہ میں کشمیر کے خاص و عام، علماء و سادات، اولیاء اور صلحاء خاص کر سلطان الوقت علی شاہ چک خود بھی شامل تھا۔ آپ کا مدفن آج بھی آپ کے عقیدت مندوں اور مخلصوں کیلئے حاجت روائی اور مشکل کشائی کی ایک عظیم اور متبرک زیارت گاہ ہے۔ بلکہ مرجع خاص و عام ہے آپ کے روضۂ مبارک پر ہر سال صفر کی ۲۴ تاریخ کو ایک عرس ہوتا ہے جس میں بے شمار عقیدت مند اپنی حاجت روائی کے لئے جبہ سائی کرتے ہیں اور اپنی مرادیں پاتے ہیں۔

ع۱ دستور السالکین ورق ۹۰۔ الف۔ نیز ملاحظہ ہو تاریخ اعظمی ص ۱۰۵۔ مؤلف خوارق السالکین نے آپ کی تاریخ وفات یوں لکھی ہے:

شاہ دین شیخ حمزہ رہبر ما　　کرد چون سوی باغ رضوان رو
سال تاریخ فوت آن رہبر　　گفت ہاتف کہ مغز دین گو

تاریخ

شد بیرون چون شیخ حمزہ از جہاں　　آنکہ بودہ مقدای و املین
سال وصل آمتہ ملک بقا　　گفت ہاتف افضل اہل وفا

(خوارق السالکین ورق ۱۱۱ ب)